بدھ
29- نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
(خطبہ نمبر 29)
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 269 بدھ 6 رجب-1416ھ' 29 نبوت 1374ہش' 29-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات خدا کے فضل سے ملتی ہے

نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت۔ توکل' تبتل سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی روح ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آج کل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے۔ دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جب کہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا اور نہیں کھاتا کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھالوں گا تو مرجاؤں گا۔ پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک' خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا؟ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 238)

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 14 نومبر 1995ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل جنازے حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر

(1) مکرمہ طاہرہ محمودہ لون صاحبہ اہلیہ سعید احمد صاحب لون صدر جماعت والتھم سٹو لندن۔

جنازہ غائب

(2) مکرمہ رحم نور صاحبہ والدہ ملک اشفاق احمد صاحب عملہ حفاظت لندن۔ دوالمیال چکوال
(3) مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور
(4) محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اسلام آباد
(5) مکرم عبدالحمید اسلم صاحب ابن مکرم عبدالسلام سابق باڈی گارڈ۔ جرمنی
(6) مکرم والد صاحب ملک عارف محمود صاحب سانگلہ ہل
(7) مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم سمن آباد لاہور
(8) مکرم الحسن عطاء گھانا
(9) مکرمہ حسنہ ابا عطا گھانا
(10) مکرم سید محمد شفیق شاہ صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ
(11) مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب اوکاڑہ
(12) مکرم رفیع الدین صاحب ربوہ
(13) مکرم غلام حسین صاحب نون صدر جماعت ہلال پور سرگودھا
(14) مکرم سید محمد نور صاحب ربوہ
(15) مکرم محمد نسیم صاحب کراچی
(16) مکرم چوہدری نصراللہ خان بجہ سیالکوٹ
(17) مکرم بشیر احمد قریشی برادر صوفی بشارت الرحمان صاحب لاہور
(18) مکرم ملک ممتاز احمد صاحب امیر جماعت ضلع چکوال دوالمیال
(19) مکرمہ امتہ اللطیف چیمہ صاحبہ لاہور
(20) مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب سرگودھا
(21) مکرمہ استانی صغریٰ فاطمہ صاحبہ ربوہ
(22) مکرم چوہدری ناصر احمد پرویز صاحب اسلام آباد
(23) مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ربوہ
(24) مکرمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ حفیظ الرحمان صاحب سنوری ربوہ
(25) مکرم ٹھیکیدار عبداللطیف لون والد مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ صدر لجنہ یوکے

انفاق فی سبیل اللہ کو بعض دوسری نیکیوں کے ساتھ باندھا گیا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

انفاق فی سبیل اللہ کے مضمون کو بعض دوسری نیکیوں کے ساتھ باندھا گیا ہے ورنہ محض انفاق اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں۔ بسا اوقات جو لوگ کہتے ہیں کہ جو روپیہ خرچ کرتے ہیں ان کو بہت اہمیت دی جاتی ہے جو نہیں خرچ کر سکتے ان کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ یہ سب نفس کے بہانے ہیں۔ عملاً جماعت کے نظام میں ہرگز امیر اور غریب میں قطعاً فرق نہیں ہے۔ تقویٰ کا فرق ہے۔ اگر کوئی غریب متقی ہو وہ ایک دھیلا بھی خدا کی راہ میں دے تو اس کی عزت کی جاتی ہے اور امیر اگر دے تو اس احساس کمتری کے نتیجے میں اس کی کوشش کو رد بھی نہیں کیا جاتا۔ یہ خیال کہ امیر کو اہمیت نہ دی جائے یہ بھی جاہلانہ خیال ہے جو احساس کمتری کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر برابر کی آنکھ ہے تو خدا کی راہ میں خدمت کرنے والوں کو ایک ہی طرح دیکھے گی خواہ امیر ہو خواہ غریب ہو۔ یہ فرق آتا ہی نہیں ذہن میں۔ یہ وہ دیوار ہے ہی نہیں جو کہیں حائل ہوتی ہو۔ اس لئے جن لوگوں کو اس مضمون کا علم نہیں' اس کا شعور نہیں رکھتے وہ اپنی ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ سمجھتے ہیں یہاں یہ بات ہو گئی وہاں وہ بات ہو گئی۔ حالانکہ اللہ کی خاطر خرچ کرنے والے اور اللہ کی خاطر خرچوں کو قبول کرنے والے یہ عارضی جو رکاوٹیں لگائی ہوئی ہیں لوگوں نے بیچ میں ان سے بالکل مبرا ہیں' اس قسم کی کوئی روک ان کی راہ میں حائل نہیں ہوتی۔ ہر انسان بحیثیت انسان دکھائی دیتا ہے اور اکرم وہی ہے جو اتقیٰ ہو۔ جو حقیقتاً خدا سے ڈرنے والا اور پیار کرنے والا ہو اس کو جو خدا تعالیٰ نے عزت بخشی ہے کوئی انسان اس عزت کو چھین نہیں سکتا خواہ وہ امیر ہو یا غریب ہو۔

مگر اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والوں کی کچھ صفات بیان فرماتا ہے کہ وہ خرچ کرنے والے جو میری خاطر خرچ کرتے ہیں یا ایسا خرچ کرتے ہیں جن کے متعلق میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ کبھی ختم نہیں ہو گا ان کی صفات یہ ہیں (-) کہ اللہ کی کتاب پڑھنے والے لوگ ہیں۔ (کلام الٰہی) کی تلاوت کرتے ہیں' اس پر غور کرتے ہیں۔ اور (عبادت) کو قائم کرتے ہیں (-) پھر ان دو باتوں

باقی صفحہ 7 پر

حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

29- نبوت 1374 ھش 29 - نومبر 1995ء

ایمان باللہ کی حقیقت

خدا تعالیٰ کی ہستی میں اعتقاد رکھنا اور بات ہے اور اس پر اعتماد کرنا اور بات ہے۔ اعتقاد رکھنے کا تو صرف یہ مطلب ہے کہ وہ موجود ہے۔ کس طرح موجود ہے۔ کچھ کرتا ہے یا نہیں۔ ہمارے کہنے پر ہماری بات مانتا ہے یا نہیں۔ دنیا کے کاروبار میں کس قدر شریک ہوتا ہے۔ یعنی اسے چلانے میں کس حد تک اس کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان ساری باتوں کا صرف اعتقاد سے تعلق ہے۔ اگرچہ اعتقاد سے بہت آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اس کی صفات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں اپنے آپ کو اس طرح شامل کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ صفات ہم پر اور ہمارے ماحول میں جلوہ گر ہوں۔ ہم اس سے بات کریں وہ ہماری بات کا جواب دے ہم اس کے سامنے اپنی ضرورتیں پیش کریں۔ وہ ہماری ضرورتیں پوری کرے۔ ہم مصائب میں ہوں اور چاہیں کہ وہ ہمارا ہاتھ پکڑے تو وہ ہمارا ہاتھ پکڑ لے۔ یہ ساری باتیں اعتماد چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر اعتماد۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو خدا تعالیٰ کی ہستی پر اعتقاد رکھنا بے معنی بات ہو جاتی ہے۔ ایک چیز موجود ہے۔ موجود رہے۔ ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہم اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ تو ہمیں کیا فائدہ۔ اس لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنی تصنیفات میں متعدد بار یہ بات بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے قابل یقین ثبوت یہ ہے کہ ہم اس سے بات کریں اور وہ ہماری بات کا جواب دے۔ اگر ہم بات کریں اور جواب ہی نہ آئے تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ وہ موجود ہے۔ اگرچہ اس کے دیگر مظاہر بھی اس کے وجود کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتے ہیں لیکن وہ ایسے مظاہر ہیں کہ انسان چاہے تو مانے اور چاہے تو ان کا انکار کردے۔ کیونکہ جس رنگ میں وہ ظاہر ہوتے ہیں انسانی خیال اس کے دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھ سکتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا سے بات کرے اور خدا اس کو جواب دے اس کے روحانی کان بھی سنیں اور اس کا روحانی دل بھی سنے تو پھر وہ انکار کیسے کر سکتا ہے۔ پس اصل بات اعتماد کی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عدم اعتماد کو شرک کی ایک قسم بتایا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"شرک کی کئی قسم ہیں۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو عیسائی یہود اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں۔ جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ شرک دنیا میں ابھی تک موجود ہے لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ یہ جدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بے ہودگیوں کا اقرار کریں لیکن دراصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانے میں بڑھتا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔"

اس ارشاد کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات کافی نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جائے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات دونوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس پر بھروسہ اور اعتماد کرنا ضروری ہے۔ اس اعتماد کا فقدان حضرت صاحب کے الفاظ میں ایک قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

جانتے بھی ہو تم انجانے میں کیا کہتے ہو
اپنے گھمبیر اندھیروں کو ضیاء کہتے ہو
عقل اندھی ہے اگر اس کو خدا نور نہ دے
اور تم ہو کہ اسے راہنما کہتے ہو

ابو الاقبال

افکارِ گوہر

کہاں چھپا ہے تُو اے ابر نَو بہار برس
برس برس کہ زمانہ ہے بے قرار برس

خدا کے واسطے اے چشم انتظار برس
کہ ہر گھڑی نظر آتی ہے اب ہزار برس

خدا کرے کہ ملے عمرِ نوح ساقی کو
یہ پاکباز سلامت رہے ہزار برس

تپِ فراق نے رگ رگ میں بھر دیئے شعلے
امنڈ امنڈ کے اب اے ابرِ غمگسار برس

یہ بخل ابر کرم اور میکدہ کے لئے
یہ ارضِ پاک ہے ان پر تُو بار بار برس

برس برس کہ نہ ہو عیدِ مے کدہ پھیکی
برس کا دن ہے پریشاں ہیں بادہ خوار برس

لگی ہے آنکھوں سے گوہر کی آنسوؤں کی جھڑی
مقابلہ ہے تو اے ابرِ کوہسار برس

مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائشِ انسانی کی غرض قربِ الٰہی ہے

یہ مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کامل تذلل اور خشوع و خضوع سے کرنے سے حاصل ہوتا ہے

قبل اس کے کہ تمہارے اعمال کی نسبت باز پرس ہو اپنے اخلاق درست کرو

تم میں خدا تعالیٰ کو پانے کی تڑپ اور گھبراہٹ ہونی چاہئے

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 18- اپریل 1924ء)

میں نے پچھلے جمعہ میں اس امر کے متعلق توجہ دلائی تھی کہ رمضان کے فوائد میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے اندر خدا تعالیٰ نے ایسے اوقات عبادتوں کے لئے رکھ دیئے ہیں۔ کہ اگر انسان ان اوقات میں خدا تعالیٰ کی عبادت کامل تذلل اور پورے خشوع و خضوع سے کرے تو یقیناً اپنے محبوب سے مل سکتا ہے۔ اور اس مقام پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر اس مقام سے اس کو تمام دنیا کی حکومتیں مل کر بھی گرانا چاہیں۔ تو بھی اس کے پائے ثبات کو لغزش نہیں دے سکتیں۔ یہ وہ مقام ہے جس پر پہنچنے کے بعد اس کو گرنے کا ذرا احتمال نہیں رہتا۔ اور اس کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر دنیا و آخرت کا کوئی انعام نہیں۔ آج پھر میں اسی مضمون کے دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے (۔) کہ میری جن و انس کے پیدا کرنے سے صرف ایک غرض ہے اور وہ یہ ہے کہ میرے عبد بن جائیں۔ اور میرا قرب حاصل کرنے کے لئے جو تکالیف ان کو میری راہ میں پیش آئیں۔ ان کو برداشت کرتے ہوئے ان میں سے بآسانی گذر جائیں اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ جب کوئی اس طرح کرتا ہے۔ تب وہ اس بات کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ میرا عبد کہلا سکے۔

عبودیت کے معنی عربی زبان میں کامل عاجزی اور تذلل کے ہیں۔ تذلل کہتے ہیں۔ کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے اثر سے متاثر ہونا۔ اور اس کے نقش کو قبول کرنا۔ مثلاً انسان نرم مٹی پر ہاتھ مارتا ہے۔ تو اس پر ہاتھ کا نقش بن جاتا ہے۔ اس نقش کو عربی زبان میں تذلل کہتے ہیں اور چونکہ گیلی مٹی کسی فاعل کے اثر سے جلدی متاثر ہو کر اس کے نقش کو جو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ قبول کر لیتی ہے۔ اس لئے جو لوگ اپنا عجز اور انکسار ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خاک سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور خاکسار کہلاتے ہیں۔ اس طرح تذلل اور عاجزی کے اظہار کو مدنظر رکھتے ہوئے عربی زبان میں یہ محاورہ ہے کہ (۔) خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔ یہ محاورہ عرب لوگ اس وقت بولتے ہیں۔ جب کسی کی ذلت اور عاجزی ظاہر کرنا یا اس کے استحقار کو ظاہر کرنا منظور ہو۔ اور اس محاورہ میں مٹی کے لفظ کو لانے کی یہی حکمت ہے کہ مٹی میں جس قدر تذلل اور عجز ہے اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ اپنے اندر کامل تذلل کا سامان رکھتی ہے۔ اور سامان رکھنے کے ساتھ ہی یہ مختلف قسم کی شکلیں بھی اختیار کر سکتی ہے اگر تم باریک مٹی کو کسی چوڑے برتن میں ڈالو گے تو وہ چوڑی شکل اختیار کر لے گی۔ اور اگر گول برتن میں ڈالو گے تو گول شکل اختیار کر لے گی۔ اسی طرح گیلی مٹی کو جن شکلوں میں ڈھالنا چاہو گے وہ ڈھل جائے گی۔ اور تم اس سے مختلف قسم کے برتن لوٹے پیالے وغیرہ بنا سکتے ہو۔ اسی طرح اینٹیں بن سکتی ہیں۔ جن سے تمہارے اعلیٰ درجے کے رہائشی مکان تیار ہوا کرتے ہیں۔

اسی امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے۔ اور مٹی سے بنانے سے یہ غرض ہے کہ جس طرح مٹی ہر قسم کے اثرات سے متاثر ہو کر اپنے اندر بیسوں قسم کے نقوش جذب کر سکتی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو سکتی ہے کہ مختلف قسم کی شکلیں اختیار کر سکے۔ اسی طرح بندہ میں خدا تعالیٰ نے ایسی طاقت رکھ دی ہے کہ وہ نیکی اور بدی دونوں راہوں پر چل سکتا ہے اور دونوں صفتوں کو اپنے اندر جذب کر سکتا ہے۔ اگر بندہ کے اندر بدی کو قبول کرنے کا مادہ نہ رکھا جاتا اور یہ فرشتوں کی طرح نیکی ہی پر قادر ہوتا اور بدی کے نزدیک نہ جا سکتا تو یہ ہرگز اس قابل نہ ہوتا کہ اس کو اعلیٰ درجے کے انعام دیئے جائیں۔ اور نہ ہی اس لائق ہوتا کہ اس کے مدارج کی ترقی ہوتی۔ پس خدا تعالیٰ کا انسان کو بار بار یہ فرمانا کہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے دراصل اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تو مٹی کی طرح اپنے اندر تبدیلی کر سکتا ہے۔ اور مختلف قسم کے نقوش نیکی اور بدی کے اپنے اندر جذب کر سکتا ہے۔ اور ان کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے۔

باوجود مختلف تاثرات کو قبول کرنے کے پھر ایک خاص صورت اور شکل اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ نیک ہو جا اور میرا عبد بن جا اور ہماری ذات کے عکس کو اپنے اندر جذب کر اور کامل عبد کہلا۔ کامل عبد وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں دونوں صفتیں موجود ہوں۔ یعنی جہاں وہ اپنے مالک کی اطاعت کرتا ہو۔ وہاں اس میں یہ بھی طاقت ہو کہ نافرمانی کرنے پر بھی قادر ہو۔ اور باوجود نافرمانی کی طاقت رکھنے کے پھر وہ اپنے مالک کی اطاعت کرے۔ اور اس کا فرمانبردار ہو۔

آگے ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے کہ میرے عبد بن جاؤ تو کیا اس عبد کے لفظ کے معنے خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہی ہیں۔ جو عرف میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور کیا ان ہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے عبد بننے کا حکم دیا ہے۔ جن اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک آقا ایک غلام کو خریدتا ہے۔ اور اس سے مختلف کاموں میں اپنا ہاتھ بٹواتا ہے۔ جیسا کہ بعض اوقات ایک آقا ایک غلام کو اس لئے خریدتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے بوجھوں کے اٹھانے میں اپنے آقا کا ہاتھ بٹائے۔ اور اس کی مدد کرے یا بعض اوقات ایک مالک ایک نوکر اس لئے رکھتا ہے کہ وہ اگر باہر سفر پر جائے یا کسی اور غرض سے گھر سے نکلے تو وہ اس کی عدم موجودگی میں گھر کی حفاظت کرے یا جب وہ سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرنے کی خاطر بیٹھ جائے۔ تو نوکر اس کی جگہ ہل چلائے اور اس کے کام میں اس کی مدد کرے۔ پھر بعض اوقات ایک آقا غلام کو اس لئے خریدتا ہے کہ دشمنوں کے دلوں میں اس کی دہشت بیٹھ جائے اور کسی دشمن کو طاقت نہ ہو کہ وہ اس پر کسی غفلت کے وقت حملہ کر سکے۔ بسا اوقات ایک آقا ایک غلام کو اس لئے خریدتا ہے کہ وہ آقا کے لئے باڈی گارڈ بننے کا کام دے سکے اور ہر وقت اس کے ساتھ سایہ کی طرح لگا رہے تاکہ کوئی دشمن اس پر کہیں اچانک حملہ نہ کر دے۔ اور اس کو جان سے نہ مار دے۔ پھر بعض دفعہ غلام ظاہری شان و شوکت کے دکھلانے کے لئے خریدا جاتا ہے اور جب اس کا آقا بازار میں سیر کے لئے نکلتا ہے تو وہ لوگوں کو راستہ سے ہٹاتا جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے کہ راستہ صاف کر دو میرا آقا آتا ہے اور اس طرح لوگوں پر اپنے آقا کی شان و شوکت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن کیا خدا بھی تمہارا محتاج ہے اور تمہیں اس اس لئے عبد بناتا ہے کہ تم اس کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹاؤ یا اگر وہ باہر سفر کو جائے۔ تو تم گھر کی حفاظت کرو یا اس لئے کہ وہ تمہارے ذریعے اپنی شان و شوکت اور جلال ظاہر کرے۔ ہرگز نہیں' خدا اپنے جلال اور شان و شوکت کے ظاہر کرنے میں تمہارا محتاج نہیں اس کا جلال تو اب بھی اسی طرح ظاہر ہے جس طرح پہلے ظاہر تھا اور جب تم نہ ہو گے تب بھی اسی طرح ہو گا۔ پس جب وہ ان تمام غرضوں کے پورا کرنے کے لئے تمہیں عبد بنانا نہیں چاہتا تو پھر وہ کون سی غرض ہے جس کے پورا کرنے کے لئے تمہیں کہتا ہے کہ میرے عبد بن جاؤ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اس غرض کے لئے تم کو عبد بنانا چاہتا ہے کہ تم اپنے فائدہ کے لئے نیک بنو اور اس کے لئے تذلل اختیار کرو اور اسی کے ہو جاؤ۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ (کلام الٰہی) میں اشارہ فرماتا ہے کہ تمہاری پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ تم میرے عکس کو اپنے اندر جذب کرو اور میری صفات میں رنگین ہو جاؤ۔ تاکہ میرے کہلاؤ اور اس گیلی مٹی کی طرح ہو جاؤ۔ جس پر آسانی سے قسم قسم کے نقش پڑ سکتے ہیں تاکہ تم پر خدا کا عکس پڑے اور اس کی صفات تمہارے اندر منقش ہو جائیں۔ پرانے زمان میں یہ دستور تھا کہ کاغذوں کی قلت کی وجہ سے کتابیں مٹی پر لکھی جاتی تھیں۔ چنانچہ اب بھی ایسی مٹی کی تختیاں ملتی ہیں۔ جن پر مختلف کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ پس تم گیلی مٹی ہو جاؤ۔ تاکہ تم پر میرے جلال کا عکس پڑے۔ اور میں تم کو اپنا نشان بنا سکوں اور تم میرے ظہور ہو اور ان لوگوں کے لئے نمونہ ہو جو ابھی تک عبد نہیں بنے۔ وہ تمہارے اندر میرے نشانات دیکھیں اور میری صفات کو ملاحظہ کریں تاکہ ان کو یہ معلوم ہو کہ جب خدا کے وہ بندے جو اپنے اندر اس کی صفات جذب کئے ہوئے ہیں۔ اس قدر رحم دل اور شفیق ہوتے ہیں تو وہ خدا کیسا شفیق اور محبت کرنے والا ہو گا جس کے یہ آئینہ ہیں۔

اسی کی طرف بائبل میں اشارہ ہے کہ انسان کو خدا نے اپنی شکل پر پیدا کیا۔ (پیدائش) تاکہ خدا اپنی صفات اپنے بندے کے اندر جلوہ گر کرے اور اس کو دوسرے بندوں کے لئے بطور نمونہ ظاہر کرے جس کی وہ تقلید کریں۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ لوگوں کے لئے اسوہ حسنہ ہو۔ تو تمام گناہوں سے نجات پا لیتا ہے اور اس کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ جس کی طرف (کلام الٰہی) میں خدا تعالیٰ اس طرح اشارہ فرماتا ہے (۔) کہ چونکہ تو میرا عبد بن گیا ہے اور میری صفات کا جلوہ گاہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب تو میرے مقام پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھڑا ہو سکتا ہے اور میرا مقام وہ مقام ہے جس میں کسی قسم کی احتیاج انسان کو دکھ نہیں دیتی نہ بھوک اس کو ستاتی ہے نہ پیاس اس کو تنگ کرتی ہے۔ اور نہ ہی اس کو فنا ہونے کی خلش دامنگیر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ کن فیکون کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا (-) جو وہ چاہیں گے۔ ان کو مل جائے گا اور یہی مفہوم کن فیکون کی آیت میں ادا کیا گیا ہے۔ جو کچھ خدا کہتا ہے ہو جاتا ہے۔ غرض کہ مرنے کے بعد اس مقام پر پہنچ کر انسان خدا کی صفات کو اپنے اندر لے لیتا ہے اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ کسی قسم کے حوائج کی تکالیف اس کو نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی اس کو دکھ دیتی ہیں جس طرح کہ خدا کو وہ نہیں ہوتیں۔ غرض یہ کہ خدا کی صفات بندہ کو جنت میں ملتی ہیں۔ اس دنیا میں نہیں ملتیں کیونکہ اگر یہاں بندہ خدا کی صفات کو اس طرح ظاہر کرے تو شرک کا ڈر ہے۔ لیکن چونکہ قیامت میں شرک کا ڈر نہیں ہو گا۔ اس لئے بندہ خدا کی صفات کا پورا مظہر ہو گا۔

ہاں خدا اور بندہ میں یہ فرق ہو گا کہ خدا کی صفات ذاتی ہیں۔ وہ صمد ہے بے نیاز ہے۔ اس نے کسی اور سے صفات نہیں لیں۔ لیکن بندہ صمد نہیں۔ بلکہ محتاج ہے اور اس نے ان صفات کو خدا تعالیٰ سے حاصل کیا ہو گا۔ اور وہ ہر دم اسی کا محتاج ہو گا۔

یہ بیان کرنے کے بعد میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم خدا سے غنی ہو۔ اور خدا کے محتاج نہیں ہو۔ کیا تم نے انسان کی پیدائش کی غرض کو پورا کیا۔ اور اس کے لئے کوشش کی ہے کہ تم خدا کی صفات میں رنگین ہو جاؤ۔ اس کو حاصل کر لو۔ اسی کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس کے حصول کے لئے تڑپتے رہو تم خوش قسمت ہو کہ تم نے خدا کے ایک (برگزیدہ) کو دیکھا اور اس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا تمہیں خدا نے وہ نعمت دی جس کے لینے کے لئے دوسری قومیں تڑپتی ہیں۔ (-) تمہیں چاہئے کہ اس نعمت کی قدر کرو اور اس آفتاب کی روشنی سے فائدہ اٹھاؤ۔ (-) تم نے آفتاب کو دیکھا ہے۔ اس کی روشنی کو ملاحظہ کیا ہے اس لئے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم میں سے کتنے ہیں جن کی یہ خواہش ہے کہ ہم نے خدا کو ملنا ہے اور اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت کم لوگ ہیں۔ جن کی یہ خواہش تو ہے اور پھر وہ بہت کم ہیں جن کی یہ خواہش ہے۔ مگر وہ اس کے پورا کرنے کے لئے بے چین ہیں۔ اکثر لوگوں کا وقت غفلت میں گزرتا ہے تم میں سے بہت ہیں جنہوں نے حضرت صاحب کے وعظ اور لیکچر سنے پھر حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے درسوں اور وعظوں میں شامل ہوئے اور پھر میرے خطبے اور درسوں کو سنا ہے لیکن باوجود اس کے تم میں ایسا نمایاں تغیر نہیں آتا جس سے یہ معلوم ہو کہ تم کسی امر کے حاصل کرنے کے لئے دیوانے ہو رہے ہو اور سخت بے چین ہو اور تمہیں ایک منٹ بھی چین نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمہاری ترقی کی رفتار بہت ست ہے اور تم میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کئی قسم کے عیبوں سے ملوث ہیں تم دیکھو گے کہ کئی ایسے ہوں گے جنہیں غیبت کی عادت ہو گی بہت ایسے ہوں گے جنہیں خیانت کی عادت ہو گی کئی ایسے ہوں گے جنہیں جھوٹ کی عادت ہو گی۔ باوجود ان عادات قبیحہ کے پھر وہ مطمئن ہیں یہ نہیں کہ وہ عادات قبیحہ کو ترک کر دیں اور اپنے اندر ایک نمایاں فرق پیدا کر لیں۔ اور اس کوشش میں لگے رہیں کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ گاہ بنائیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ فوراً تغیر آجائے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ بے اطمینانی اور بے چینی کا پیدا ہونا اصلاح کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور (صاحب ایمان) کو اپنی اصلاح کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہئے۔ دیکھو کڑوی دوا انسان کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن وہی کڑواہٹ بیماری کو دور کر دیتی ہے۔ بیماروں کو بحران پڑتا ہے۔ جس کے متعلق طبیب کہتے ہیں کہ یا تو بیمار مر گیا یا بچ گیا پس اس وقت بیمار کی بے چینی اس کی حالت کو اکثر اوقات اچھا بنا دیتی ہے۔ اور وہ تندرست ہو جاتا ہے۔

تم میں خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے بے چینی بے اطمینانی اور گھبراہٹ پیدا ہو جانی چاہئے۔ تاکہ تمہارا علاج جلدی ہو سکے۔ اور تمہیں جلد شفا حاصل ہو جائے۔ وہ مریض کیسے شفا پا سکتا ہے جو یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ بیمار ہے اور اگر اس کو لوگ کہتے ہیں کہ تم اپنا علاج کرو تاکہ تم تندرست ہو جاؤ۔ تو وہ ڈانٹ کر جواب دیتا ہے کہ تم غلط کہتے ہو۔ میں تندرست ہوں۔ ایسے مریض کا جانبر ہونا نہایت ہی مشکل ہے۔ ڈاکٹر کو وہی مریض تلاش کرے گا جسے اپنے بیمار ہونے کا احساس ہو گا اور اپنی بیماری کے متعلق جس کو بے چینی اور بے اطمینانی ہو گی۔ پس تم اپنے اندر بے اطمینانی اور بے چینی پیدا کرو۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے تم کو کتنے ہی خطبے ایسے سنائے ہیں کہ اگر تم ان پر عمل کرتے اور تم میں ان پر کاربند ہونے کی گھبراہٹ ہوتی تو تم ضرور اپنی کمزوریوں کا علاج کر لیتے اور اپنے غرض کو حاصل کر لیتے۔ لیکن افسوس کہ تم میں سے بہتوں نے ان خطبوں ان وعظوں ان لیکچروں کو کانوں سے سنا لیکن قلب میں جگہ نہ دی۔ وعظوں کے سننے کے بعد اٹھ کر چلے گئے۔ اور ایسے ہو گئے کہ گویا کچھ سنا ہی نہیں۔ اور نہ ہی کبھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کی میں کہتا ہوں کہ ایسے وعظوں اور لیکچروں کے سننے سے کیا فائدہ۔ لیکچروں اور وعظوں کے سننے کی غرض تو ان نصائح پر عمل کرنا ہوتی ہے۔ جو ان میں بتلائی جاتی ہیں۔ اور جب تک انسان ان نصائح پر عمل کر کے اپنے اندر ایسا تغیر نہ پیدا کر لے کہ جس سے وہ دنیا ہی میں خدا تعالیٰ سے ملاقات حاصل کر لے اور اس کے نورانی چہرہ کو دیکھ لے۔ اور اس سے مل جائے۔ تب تک اس کے لئے مر جانے کی جگہ ہے۔ (-)

پس قبل اس کے کہ تم اس خدا کے سامنے پیش ہو۔ اور تم سے تمہارے اعمال کی نسبت بازپرس کی جائے اپنے اخلاق درست کرو۔ کیونکہ یہی سیڑھی خدا تک پہنچنے کی ہے۔ میں اپنی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں کہ میں نے خدا کی صفات خوشنودی اور غضب کو دیکھا ہے۔ اور معلوم کر لیا ہے کہ اخلاق کی درستی اور ان کا سنوارنا خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے ایک لابدی امر ہے۔ اور مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ بداخلاقی ایک نجاست ہے جو خدا تعالیٰ سے دور پھینک دیتی ہے کیا تم اپنے بدن پر نجاست کے ہوتے ہوئے بادشاہ کے سامنے جا سکتے ہو کیا کوئی تم میں سے نجاست کے ٹوکرے کو سر پر اٹھا کر بادشاہ کے حضور جا سکتا ہے ہر گز نہیں پھر تم بداخلاقی کی نجاست سے ملوث ہوتے ہوئے کس طرح رب الکائنات کے دربار میں حاضر ہو سکتے ہو۔

پس تم اگر چاہتے ہو کہ اس رب الکائنات کے دربار میں باریابی حاصل کرو۔ تو اس کے لئے تم کو اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا اور مختلف اوقات میں اپنے جوشوں کو دبانا اور اپنی زبان کو لگام میں رکھنا پڑے گا تمہیں اپنے نفسوں کو خدا کے لئے قربان کرنا پڑے گا مخلوق خدا کی ہمدردی میں ہر وقت کوشاں رہنا ہو گا۔ اور تمہیں اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرنا ہو گا تب تم کافر کی قبر کی بجائے (صاحب ایمان) کی قبر میں ڈالے جاؤ گے اور تمہارے لئے ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جائے گی تاکہ تم اس کی خوشبوؤں سے اپنے دل کو خوش کرو۔

بعض نادان اخلاق فاضلہ کو ہی غرض و غایت ٹھہرا لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اخلاق فاضلہ ہی انسان کا مقصد اعظم ہے اور یہی کامیابی کی کلید ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اخلاق فاضلہ ہرگز انسان کی پیدائش کی غرض و غایت نہیں ہیں بلکہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت خدا کو حاصل کرنا اور اس کا قرب پانا ہے اور اخلاق تو صرف خدا تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ انہیں سنوارنے اور درست کرنے سے ہم خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ خدا کے حاصل کرنے میں ایک سیڑھی کا کام دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہمارے اصل مقصود نہیں۔ اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا انسان کی پیدائش کی غرض و غایت ہے تو ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہر ایک وہ شخص جو اخلاق فاضلہ اختیار کئے ہوئے ہو۔ خدا کا مقرب اور اس کا محبوب ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ عیسائی لوگ اپنے اندر ایک حد تک اخلاق فاضلہ رکھتے ہیں۔ تو کیا اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ خدا رسیدہ ہیں اور خدا کو ان سے محبت ہے۔ اور وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ بسا اوقات ایک آدمی جو اپنے خلق کی وجہ سے نہایت شریف اور سنجیدہ معلوم ہوتا ہے۔ خدا کی درگاہ سے راندہ ہوا ہوتا ہے۔ اور اس قابل نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ اس کو زمرہ صلحا میں داخل کرے۔ پس یہ تو درست ہے کہ اخلاق فاضلہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں جو انسانی زندگی کا اصل مدعا اور مقصد ہے لیکن یہ درست نہیں کہ وہ خود مستقل انسانی زندگی کی غرض و غایت ہیں۔ اس کی مثال بعینہ اس طرح ہے جیسے انٹرنس ایف اے اور بی اے اور ایم اے تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اسے پاس کرنے کے بعد طلباء بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کر کے ڈگریاں حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اخلاق فاضلہ بمنزلہ انٹرنس ہیں۔ ان کے اختیار کرنے کے بعد خدا کا حصول اور قرب انسان حاصل کر سکتا ہے۔

تو اخلاق فاضلہ صرف خدا تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور ایک بلندی پر پہنچنے کے لئے بمنزلہ سیڑھی ہیں۔ پس تم اس بلندی پر پہنچنے کے لئے اور اپنے محبوب کو حاصل کرنے کے لئے اخلاق فاضلہ اختیار کرو۔ تاکہ اس تک تم پہنچ سکو۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ کتنے تم میں سے ایسے ہیں جو اپنی کمزوری کی وجہ سے ذرا سی مشکل کے پیش آنے پر احمدیت سے ہی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور غصے میں کئی ایک ایسے نعرے ان کی زبان سے نکل جاتے ہیں جو نہ صرف خدا تک پہنچنے میں روک کا کام دیتے ہیں بلکہ وہ انسانیت کی حد سے بھی گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ سو میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم خدا کی صفات کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتے ہو تو پہلے اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرو۔ اور اخلاق فاضلہ اختیار کرو۔ تاکہ تم آسانی سے اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کر سکو۔

خدا ہم سب کو اخلاق فاضلہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس زیست کے پانے کی توفیق دے جو ہمیں مرنے کے بعد ملے گی۔ اور خدا ہمارے اندر ایسے تغیرات پیدا کر دے کہ ہم اس کی صفات کو آسانی سے اپنے اندر جذب کر سکیں۔ آمین

(الفضل 2- مئی 1924ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے' اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا' بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرات نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں .... یعقوب امجد (کھاریاں)

محترم مبارک احمد صاحب ملک

ہر طالب علم اپنے تعلیمی دور میں متعدد اساتذہ سے کسب فیض کرتا ہے۔ ہر استاد اپنے مقام و مرتبے کے لحاظ سے نہایت محترم شخصیت کا مالک ہوتا ہے' مگر بعض استاد روایتی استاد سے بڑھ کر احترام کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی شخصیت و کردار کا نقش غیر معمولی ہوتا ہے۔ ایسا کہ نہ بھلایا جاسکتا ہے نہ طالب علم کے دل سے اتر سکتا ہے۔ بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ' وہ نقش پائیدار سے پائیدار تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی نقش اس نابکار کے قلب و ذہن پر استاد محترم۔ ملک مبارک احمد صاحب نے چھوڑا ہے۔ خصوصاً جب سے اس ناچیز کو جامعہ احمدیہ میں تدریس کی خدمت کا موقع ملا ہے' ان کی یاد اکثر تازہ ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ جامعہ احمدیہ کی چاردیواری کے اندر قدم رکھتے ہی قدم قدم پر وہ اپنے مخصوص انداز میں چلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات غرفہ اساتذہ میں اور اکثر جامعہ کے مکتبہ میں ان سے تصوراتی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ اسی قسم کی ایک ملاقات اس تحریر کی محرک بنی ہے۔ بہرحال ان کی عالمانہ گفتگو' نکتہ آفرینی اور ہر علمی مسئلے کے بارے میں مستند رائے کو کون بھلا سکتا ہے؟۔

1948ء میں جب جامعہ احمدیہ احمد نگر میں جاری ہوا تھا' اس دور میں ان سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد یعنی 1950ء میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کے بعد روزمرہ کا رابطہ تو ٹوٹ گیا' مگر جب کبھی ربوہ آنے کا موقع ملتا شرف نیازمندی حاصل کئے بغیر واپس جانا دشوار ہوتا۔ ایک تو استاد گرامی کا ارشاد تھا کہ جب بھی ربوہ آؤں' تو حاضری دیا کروں۔ دوسرے اس عاجز کی اپنی بھی یہ دلی آرزو ہوتی تھی کہ کچھ دیر ان کے سامنے زانوئے ادب ٹیک کر کچھ نہ کچھ استفادہ ضرور کرے۔ چنانچہ اس نادر چیز کے لئے لئے ان کا یہ فیض تادم واپسیں جاری رہا اور یہ تشنہ کام بھی اپنی سیرابی کے لئے حتی المقدور کوشاں رہتا۔

ان کے عربی ادب کا احاطہ میرے ایسا فرومایہ کیا کر سکتا ہے۔ ہاں! ان کے ذکر خیر سے سکون حاصل کرنے کے لئے' جو کچھ ذہن میں ان کے لئے محفوظ ہے' اسے کبھی کبھی صفحہ قرطاس پر لانے کو دل چاہتا ہے۔ ایک بار ان سے ملاقات کے دوران اس عاجز نے پوچھا کہ انہوں نے بعض عربی ملکوں میں جا کر عربی ادب کا درس لیا اور عمیق مطالعہ کیا ہے' کیا کوئی علمی سند بھی حاصل کی؟ تو اپنے مخصوص مسکراتے انداز میں فرمایا'' "سند یافتہ ہونا دنیا کی نظر میں باعث اعزاز ہو سکتا ہے' مگر مجھے "عبقری العصر" حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد' امام ثانی جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا عربی زبان و ادب سیکھنا ہے' خواہ کچھ بھی ہو' کسی سند کے لئے بھاگ دوڑ نہیں کرنا۔" چنانچہ محترم ملک صاحب نے مصر' شام اور بیروت وغیرہ میں رہ کر علم و ادب سے خوب جھولیاں بھریں۔ جب واپس آئے تو ان کا رسم الخط دیکھا' تو احساس ہوا کہ فی الواقع کوئی عربی لکھ رہا ہے۔ بلکہ ان کی بعض اردو تحریریں اس عاجز کے پاس ہیں' انہیں پہلی نظر میں دیکھیں' تو عربی رسم الخط کا گمان ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے عربی کا رسم الخط اپنانے کے لئے کتنی ریاضت کی ہوگی۔ یہ تو صرف ان کے ظاہری رسم الخط کا حال تھا۔ مگر جب کبھی ان کے مضامین "البشریٰ" میں پڑھنے کو ملتے' تو طبیعت جھوم جاتی۔ اس لئے کہ فی الواقع وہ ایک ماہرانہ تحریر کے مالک تھے۔ ان کا تحریر نمودہ ایک ایک جملہ آج بھی اتنا ہی حقیقت پر مبنی ہے' جتنا کہ وہ ماضی میں لکھے جانے کے وقت حقیقت کا غماز تھا۔ وہ جملہ ہے: حاجتہ المسلمین الصارختہ الی الاصلاح۔ آج بھی عالم اسلام کی حالت زار اصلاح کے لئے چیخ چیخ کر کسی امداد کی طالب ہے' جیسا کہ ماضی میں تھی' جب ملک صاحب نے "البشریٰ" کا اداراتی شذرہ: (اللہ کی مدد کب آئے گی) کے عنوان سے تحریر کیا تھا اور اس کا ذیلی عنوان مذکورہ جملہ تھا۔ ایسے ہی انہوں نے ایک موقعے پر شام و عراق کی تاریخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا: "العراق عراک والسوریہ ثورہ" غور کریں' کس خوبی اور اختصار سے رمزیہ انداز میں عراق اور شام کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ گویا ایک دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ فی الواقع محترم ملک صاحب فصاحت و بلاغت سے معمور تھے۔ عربی ادب کے شائقین "البشریٰ" کے اداریئے زیر نظر لا کر از خود آنمکرم کی تحریروں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

اس تبحر علمی کے باوجود' وہ سراپا سادگی میں گزر گئے اور سرزمین جہلم کے گاؤں "دوالمیال" کا یہ عظیم سپوت زندگی بھر نام و نمود سے دور رہا۔ کیا مجال کہ اپنے نام کے ساتھ "مولانا" یا "علامہ" وغیرہ لکھنے کی جسارت کی ہو؟ حق تو یہ ہے کہ وہ اپنے علمی شغف کے اعزاز کو ہر اعزاز سے بالاتر جانتے تھے اور اسی میں مگن رہتے تھے۔ بس بزرگانہ شکل و صورت' استادانہ مزاج' مگر دھیما اور نستعلیق۔ کیا مجال' جو کسی تلمیذ کے دل پر خراش آنے دیں۔ نہ چال عالمانہ تبختر لئے نہ جبہ و دستار کا بوجھ۔ الغرض ہر قسم کے بوجھ سے سبکدوش رہتے ہوئے' وہ ستمبر' 1988ء کو زندگی کے بوجھ سے ہمیشہ کے لئے سبکدوش ہو گئے۔ مگر اہل نظر آج بھی جامعہ احمدیہ کے در و دیوار میں انہیں نہ صرف محسوس کر سکتے بلکہ بصیرت کی آنکھوں سے ان کے نقوش کا مشاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ لاریب ان کا وجود عربی علم و ادب کا ایک خزانہ تھا۔ ان کے تلامذہ آج بھی ان کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ ان کے دور میں تعلیم پانے والے طلبہ جب کبھی مل بیٹھتے ہیں' تو ان کے تبحر علمی کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے کہ انہیں کئی موقعوں پر آنمکرم کی علمی مشاورت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ استاد گرامی کے درجات بلند فرمائے اور میرے ایسے نادانوں کو توفیق عطا کرے کہ وہ استاد کے وقار میں اضافہ کرتے ہوئے ان کی روح کی سرشاری کا سامان کرتے رہیں۔

محمد صائم احمد

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

(مختصر تعارف)

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کی تاریخ 1921ء سے شروع ہوتی ہے جبکہ لاہور میں مغلپورہ کے مقام پر مغلپورہ ٹیکنیکل کالج کا قیام عمل میں آیا۔ 1923ء میں اس کالج کو اس وقت کے گورنر پنجاب سر ایڈورڈ میک لیگن (Sir Edward Maclagan) کے نام پر میک لیگن انجینئرنگ کالج کا نام دیا گیا۔ اس وقت کالج میں الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرنگ کی تعلیم دی جاتی تھی۔

سال 1932ء اس ادارہ کی ترقی کا ایک سنگ میل ثابت ہوا جبکہ کالج کو پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ باقاعدہ ملحق کر دیا گیا اور کالج کے طلباء کو یونیورسٹی کی ڈگری جاری ہونی شروع ہوئی۔

آزادی کے بعد یہاں پر سول' الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرنگ کے ڈگری کورس کروائے جانے لگے۔ 1954ء میں یہاں مائننگ (Mining) انجینئرنگ میں ڈگری کلاسز کا اجراء ہوا' 1961ء میں اس کالج کو باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ یونیورسٹی بننے کے بعد یہاں پر ان شعبوں میں ڈگری کلاسز کا اجراء کیا گیا جو ملکی ترقی کے لئے نہایت اہمیت کے حامل تھے مگر اس سے قبل ملک بھر میں کہیں ان کی تعلیم کی سہولت موجود نہ تھی ان میں کیمیکل انجینئرنگ (Chemical Engineering) پیٹرولیم و گیس انجینئرنگ (Petroleum and Gasengn) میٹلرجیکل انجینئرنگ (Metallurgical) آرکیٹیکچر و سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ (Architecture and City. and Regional Planning) ہیں

بعد ازاں یونیورسٹی نے پوسٹ گریجوایٹ پروگرام شروع کئے۔ 1970 میں یہاں پر مختلف ڈسپلنز (Disciplines) میں ماسٹرز ڈگری کورسز کا آغاز کیا گیا۔ پی ایچ ڈی پروگرام بھی مختلف ڈسپلنز میں شروع ہوئے۔

طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر 1975ء میں ٹیکسلا کے مقام پر یونیورسٹی کا ایک دوسرا کیمپس یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ ٹیکسلا کے نام سے شروع کیا گیا جس نے تین سال ساہیوال میں عارضی طور سے کام کرنے کے بعد 1978ء میں ٹیکسلا میں باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ 1995ء میں اس کالج کو خودمختار یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

اپنے قیام سے لے کر اب تک یونیورسٹی نے ملک میں سائنس و ٹیکنالوجی کے فروغ میں نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

1961ء سے لے کر اب تک تقریباً 250 اساتذہ یونیورسٹی کے خرچ پر ڈاکٹریٹ کے لئے دنیا کی مختلف نامور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

اس وقت یونیورسٹی میں 250 اساتذہ ہیں جن میں سے 80 کے پاس ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں ہیں۔

کل ملا کر اس وقت یہاں تقریباً 5500 طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں سے 400 طلباء پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی میں اس وقت 300 طالبات بھی زیر تعلیم ہیں جبکہ بیرون ممالک جن میں ایران' اومان' کویت' کینیا' سعودی عرب نیپال اور سری لنکا شامل ہیں کے 225 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

بلاشبہ یہ یونیورسٹی ایک قابل فخر یونیورسٹی ہے جس نے ملک اور قوم کے لئے نہایت اونچے معیار کے انجینئرز تیار کئے۔

انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے

سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داؤد طاہر

کنزے ہال آف ہیلتھ

داؤد طاہر اپنے سفرنامے "شوق ہم سفر میرا" میں کنزے ہال آف ہیلتھ کے متعلق کہتے ہیں:-

کیلیفورنیا میوزیم آف سائنس اینڈ انڈسٹری لاؤس اینجلس کا ایک مشہور عجائب گھر ہے۔ جس کا ایک حصہ کنزے ہال آف ہیلتھ کے نام سے موسوم ہے۔ جب تک اسے دیکھا نہ تھا ہم یہی سمجھتے رہے کہ انسانی صحت سے متعلق بہترین معلومات پر مبنی لٹریچر یا مختلف امراض کی تشخیص و علاج کے سلسلے میں تازہ ترین ایجادات وہاں زیر نمائش ہوں گی۔ لیکن اندر جا کر معلوم ہوا کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس وضاحتی نوٹ کے مطابق جو اس ہال کے صدر دروازے پر آویزاں ہے وہاں سے ملنے والی رپورٹ کو اپنی صحت کے متعلق عمومی رائے کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔ لیکن اسے باقاعدہ میڈیکل چیک اپ کا بدل سمجھنا غلطی ہوگی۔ منتظمین کے مطابق یہ ہال تو صرف اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ تاکہ لوگوں میں حفظان صحت کی اہمیت کا احساس اجاگر ہو۔ اس بارے میں وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خوراک و عادات میں مناسب تبدیلی پیدا کرکے اپنی صحت کے لئے ممکنہ خطرات کی پیش بندی کر سکیں شائقین کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر اس ہال سے ملنے والی رپورٹ کی بنیاد پر کسی کے ذہن میں اپنی صحت کے بارے میں کوئی شک و شبہ پیدا ہو تو اسے فوری طور پر اپنے ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ کیونکہ صرف وہی اس قسم کے سوالات کا تسلی بخش جواب دے سکتا ہے۔

اس ہال میں مختلف قسم کی کمپیوٹرازڈ مشینیں موجود ہیں جن کی مدد سے قد وزن نبض اور بلڈ پریشر کے متعلق بنیادی معلومات جمع کرنے کے بعد اس امر کا تعین کیا جاتا ہے کہ متعلقہ شخص کی کھانے پینے کی عادات اس کی صحت کے لئے کس حد تک نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں اور یہ کہ ان میں کس قدر فوری تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح تمباکو نوشی شراب نوشی یا نشہ آور ادویات کے استعمال سے انسانی صحت پر مرتب ہونے والے منفی اثرات کے بارے میں بھی یہ مشینیں مناسب اور مفید مشورے دیتی ہیں۔

میں اور شمعون جب پہلی بار وہاں گئے تو کمپیوٹر میں اپنا نام نوٹ کرانے کے بعد اپنا قد' وزن' اور بلڈ پریشر چیک کرلیا لیکن باوجود کوشش کے ہم کسی اور مشین کو سمجھ نہ پائے۔ کیونکہ اپنی عملی زندگی میں ایسی مشینوں سے شائد ہی ہمارا واسطہ پڑا ہے۔ اس لئے باوجودیکہ ہر مشین پر اس کے استعمال کے بارے میں بڑی واضح ہدایات درج تھیں۔ ہم انہیں سمجھنے سے قاصر رہے۔

میرا خیال ہے کہ اس کم علمی میں ہمارا اپنا کوئی قصور نہیں تھا بلکہ یہ سب کچھ اس ماحول کی وجہ سے تھا جس میں ہم نے آنکھ کھولی ہے۔ اگر کوئی قصور ہے تو اس سسٹم کا جس میں کیلکولیٹر جیسی بنیادی مشین پر جمع تفریق کے عمل اور اس کے نتائج پر ابھی تک یقین کامل پیدا نہیں ہو سکا۔ اور جہاں آج بھی کمپیوٹر کے استعمال کو ایک سعی لاحاصل سمجھا جاتا ہے۔ اس رویہ کے اسباب پر غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ امریکہ میں سکول کے بچوں کے پاس پرسنل کمپیوٹر موجود ہیں۔ جن کے ساتھ وہ کھلونے کی طرح کھیلتے ہیں۔ اس کے برعکس ہم میں سے شائد چند لوگ ہی ایسے ہوں جنہوں نے تعلیم یافتہ ہونے اور لمبی عملی زندگی گزارنے کے باوجود ان کمپیوٹروں پر کوئی کام کرکے دیکھا ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ کوئی تیس سال پہلے جب میں نے پہلی بار کیلکولیٹر دیکھا تو حیرت و استعجاب کے سمندر میں ڈوب کر رہ گیا۔ دراصل میں یہ سمجھنے ہی سے قاصر تھا کہ ایک مشین کس طرح جمع تفریق اور ضرب تقسیم مشکل سے مشکل سوال پل جھپکنے میں حل کر سکتی ہے۔ جبکہ انسانی ذہن اس قسم کے سوالات حل کرنے میں گھنٹے نہیں تو کئی منٹ ضرور لگا دیتا ہے۔ اس کے بعد کمپیوٹروں کے بارے میں وقتاً فوقتاً بہت کچھ سنا بلکہ مختلف ادواروں میں ان کے استعمال پر چند ایک مختصر کورس کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ لیکن چونکہ عملاً ان پر کام کرنے کا کوئی تجربہ نہیں ہوا تھا لہذا وہاں جاکر میں پریشان سا ہوگیا۔ یہی کیفیت شمعون کی تھی۔ ہمیں افسوس تھا کہ ہم اپنی لاعلمی اور ناتجربہ کاری کے سبب اپنی صحت کے بارے میں صحیح معلومات جمع کرنے سے قاصر رہے۔ لہذا طے یہ ہوا کہ ہم کسی روز زیادہ وقت نکال کر پھر دوبارہ یہاں آئیں گے اور کوشش کرکے یہ مفید طبی معلومات حاصل کر رہیں گے۔

ہوٹل واپس پہنچتے ہی ہم نے اس ہال اور ان مشینوں کا اپنے باقی دوستوں سے ذکر کیا تو وہ بھی حیران رہ گئے۔ یہ بات ان کے لئے ناقابل تصور تھی کہ کوئی ایسی جگہ بھی ہو سکتی ہے جہاں ڈاکٹر کی مدد کے بغیر اس قسم کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چند دن بعد ہم دوبارہ کنزے ہال گئے تو کئی گھنٹے وہاں گزارے۔ جب ہم واپس آئے تو ہمارے ہاتھ میں ایک ایک پرچی تھی جس پر ہماری مجموعی صحت اور کھانے پینے کی عادات کے حوالے سے چند مشورے درج تھے۔ یقیناً یہ کسی ہسپتال میں اچھے معائنے کا نعم البدل تو نہیں تھا لیکن ہمیں خوشی اس بات کی تھی کہ ہم ان مشینوں پر بالاخر غالب آگئے تھے۔ شمعون کی یہ بات مجھے نہیں بھولتی کہ اگر ہم نے بھی اسی ماحول میں آنکھ کھولی ہوتی جس میں ایک عام امریکی وقت گزارتا ہے تو ان کمپیوٹروں کا استعمال ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ اور وہ کام جو باوجود کوشش کے آدھے دن میں بھی ڈھنگ سے نہ کر پائے تھے۔ چند منٹ میں مکمل ہو جاتا۔ اسی ہال میں کیلیفورنیا میوزیم آف سائنس اینڈ انڈسٹری کی ایک ملازمہ پھر رہی تھی۔ ان کے ہاتھ میں کچھ دعوتی کارڈ تھے۔ جنہیں دکھا کر ملحقہ آئی میکس تھیٹر میں ایک مقررہ شام دو انگریزی فلمیں "With The Wind" اور "The First King of China" مفت دیکھی جاسکتی تھیں۔ اس خاتون نے دو کارڈ ہمیں بھی دئے اور بتایا کہ اس شو میں ہم اپنے دو دوست بھی لاسکتے ہیں۔ جب باقی صحافیوں سے ذکر ہوا تو کوئی بھی مفت میں فلم دیکھنے کے اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ایک انار اور سو بیمار کے مصداق ان کارڈوں پر زیادہ سے زیادہ چار آدمی ہی یہ فلمیں دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ انہی پر چھوڑ دیا چنانچہ فائنل لسٹ میں میرے علاوہ شمعون' صوبے' اور پرامیلا شامل ہو سکیں۔ چناں بھی ہمارے ساتھ اس امید پر چل پڑے کہ انتظامیہ سے درخواست کرکے ہال میں داخلہ کی اجازت حاصل کرلیں گے۔

کانگ اپنی گاڑی میں ہمیں وہاں چھوڑنے گئے۔ پرامیلا اگلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔ چونکہ امریکہ میں کار کی اگلی نشست پر سیفٹی بیلٹ باندھے بغیر سفر کرنا جرم ہے اور پرامیلا بیلٹ باندھنے میں کچھ دقت محسوس کر رہی تھیں اس لئے کانگ انہیں اس کا طریقہ سمجھانے لگے۔ اسی اثنا میں ہم اپنی کسی بات پر ہنسنے لگے تو کانگ نے نہ جانے اس کا کیا مطلب لیا کیونکہ وہ بے ساختہ کہنے لگے آپ لوگ ہنس کیوں رہے ہیں۔ میں نے تو پرامیلا کو چھوا تک نہیں۔ ہم نے کہا آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ ہماری ہنسی کا سبب وہ نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

With the Wind ایک دستاویزی فلم تھی جس میں کشتی رانی کی دنیا میں ہوا کے کردار کو واضح کیا گیا تھا۔ جبکہ The First King of China نامی فلم چین کے اس بادشاہ کے بارے میں تھی جس نے مشہور عالم دیوار چین بنوائی تھی۔ وہ حیات دوام کی تلاش میں مختلف قسم کی ادویات استعمال کرتا رہا جن کا بنیادی جزو پارہ تھا۔ ان دواؤں نے اس کی صحت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اور بالآخر اس کی موت کا سبب بنیں۔ اس کی وفات کے فوراً بعد اس کے مشیر خاص نے ایک سازش کے تحت اس کا اصل وصیت نامہ جلا ڈالا۔ اور بادشاہی کا حق سب سے بڑے بیٹے کی بجائے چھوٹے بیٹے کے نام منتقل کر دیا۔ تبدیل شدہ وصیت نامہ میں بڑے بیٹے کو خودکشی کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس بادشاہ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ اس کی وفات کے بعد بھی اس کی وصیت پر عمل ہوا۔

ہمیں یہ دونوں فلمیں بہت پسند آئیں اس کی ایک وجہ یہ تھی سکرین بہت بڑی تھی۔ 70 فٹ چوڑی اور اس سے کہیں زیادہ اونچی۔ یوں سمجھئے کہ عام سینما سکرین سے دس گنا بڑی ہو۔ فوٹوگرافی' ملبوسات' اور ساؤنڈ سسٹم سب کچھ بہت اچھا تھا۔ یہ فلمیں دیکھتے ہوئے یوں معلوم ہوا گویا ہم یہ سارے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

آخر میں ہمیں ان فلموں کے بارے میں ایک سوالنامہ تھما دیا گیا جسے باہر نکلنے سے پہلے پُر کرکے واپس کرنا تھا۔ اس میں کئی طرح کے سوال تھے۔ مثلاً کیا ہم نے پہلے کبھی اس قسم کی فلم دیکھی ہے۔ اگر صفر سے دس تک کے سکیل پر ان فلموں کو نمبر دینے ہوں تو ہم کیا کریں گے۔ ان فلموں میں کون سی چیز ہمیں سب سے زیادہ پسند آئی۔ اور کون سی سب سے کم کیا ہم اپنے دوستوں سے سفارش کریں گے کہ وہ بھی یہ فلمیں دیکھیں۔ کیا ہم دوبارہ یہی فلمیں دیکھنا چاہیں گے۔ وغیرہ وغیرہ طوعاً و کرہاً اس سوال نامے کا جواب دے کر ہم نے اپنی گلوخلاصی کرائی۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30289 میں صادقہ پروین سیلونی بیوہ محمد حنیف مجاہد سیلونی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 32/3 شاہین منزل برقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالنصر غربی ربوہ مالیتی تقریباً ایک لاکھ روپے جس کے شرعی وارث دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران و وظیفہ از جماعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ پروین سیلونی 32/3 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد طاہر اقبال پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 شاہد اقبال پسر موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان انصاراللہ

سہ ماہی دوم 1995ء

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم 1995ء میں کل 251 مجالس کے 2630 انصار نے شرکت کی توفیق پائی- جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن اور خصوصی گریڈ حاصل کیا-

نمایاں پوزیشن

1- مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ = اول

2- مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ- کراچی=دوم

3- مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ = سوم

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار

1- مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ 2- مکرم ملک محمد اعظم صاحب دارالعلوغربی حلقہ صادق ربوہ 3- مکرم احمد جان صاحب فیکٹری اریا ربوہ 4- مکرم ڈاکٹر چوہدری محمد شفیع صاحب دارالرحمت شرقی ب- ربوہ 5- مکرم عبدالباسط خان صاحب دارالرحمت شرقی الف- ربوہ 6- مکرم مبارک احمد نجیب صاحب- بیوت الحمد- ربوہ 7- ملک رشید احمد ارشد نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ 8- مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ 9- مکرم ملک اللہ بخش صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ 10- مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ 11- مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) عبدالحمید صاحب دارالیمن شرقی ربوہ 12- مکرم محبوب احمد صاحب- جھنگ صدر 13- مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب اسلام جنوبی 14- مکرم ڈاکٹر ملک مقبول احمد صاحب اسلام آباد جنوبی 15- مکرم جلیل احمد شاہد صاحب اسلام آباد شرقی 16- مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز اسلام آباد شرقی 17- مکرم محمد عبداللہ ریحان راولپنڈی صدر 18- مکرم رفیق احمد خان صاحب راولپنڈی صدر 19- مکرم ملک محمد اکرم صاحب راولپنڈی شہر- 20- مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب خانیوال 21- مکرم چوہدری حمید احمد صاحب- سیالکوٹ 22- مکرم شریف احمد صاحب- سیالکوٹ کینٹ 23- مکرم محمد اسلم شاد صاحب بیت النور لاہور 24- مکرم چوہدری حمید احمد صاحب مغلپورہ لاہور 25- مکرم خلیل احمد کاہلوں صاحب ٹاؤن شپ لاہور 26- مکرم خواجہ محمد انور صاحب- میرپور- آزاد کشمیر 27- مکرم ملک محمد مبارک احمد صاحب سرگودھا 28- مکرم محمد خلیل قریشی سکھیکی- ضلع حافظ آباد 29- مکرم نذیر احمد جنجوعہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ 30- مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایل پلاٹ- ضلع اوکاڑہ 31- مکرم شیخ مبشر احمد صاحب خورشید- ٹیکسلا 32- مکرم شیخ محمود احمد ظفر صاحب کپور تھلوی سمہ سٹہ- بہاولپور 33- مکرم نثار احمد صاحب جہانیاں ضلع خانیوال 34- مکرم عبدالمالک صاحب دھیر کے کلاں- ضلع گجرات 35- مکرم محمد سرور ابڑو صاحب لاڑکانہ شہر 36- مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) ملک محمد اقبال صاحب چپتند چکوال 37- مکرم خالد مسعود خان صاحب فیصل ٹاؤن لاہور 38- مکرم نعیم احمد طارق صاحب کوٹ ادو- ضلع مظفر گڑھ 39- مکرم عبدالباری قیوم صاحب مارٹن روڈ- کراچی 40- مکرم کرامت حسین صاحب مختار اورنگی- کراچی 41- مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ڈرگ روڈ- کراچی 42- مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب ڈرگ روڈ- کراچی- 43- مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری عزیز آباد- کراچی 44- مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب عزیز آباد- کراچی 45- مکرم ملک عبدالعزیز صاحب دوالمیال ضلع چکوال 46- مکرم مرزا شریف الدین اشرف صاحب دارالفضل- فیصل آباد 47- مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب دارالنور- فیصل آباد- 48- مکرم محمد انور شاد صاحب- دارالنور- فیصل آباد 49- مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب دارالنور- فیصل آباد- 50 مکرم میاں غلام احمد صاحب پشنر دارالذکر- فیصل آباد

دعا ہے- کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء امتحان کو علم و فضل میں ترقی دے اور اپنی رضا کی راہوں پر ہمیشہ آگے بڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے-

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

رزلٹ.... ایف' ایس' سی

○ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کا انٹرمیڈیٹ کا رزلٹ امسال بھی نہایت شاندار رہا..... کل 22 طلباء شامل امتحان ہوئے 10 طلباء نے فرسٹ ڈویژن اور 9 طلباء نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی- 2 لڑکوں کے کیمسٹری کے پیپرز چھوڑ دینے کی وجہ سے ہماری Percentage پر فرق پڑا لیکن اس سال بھی فیصل آباد بورڈ میں گزٹ کے مطابق تمام کالجز میں نصرت جہاں اکیڈمی نمبر ۱ رہی-

ہم ہر سال رزلٹ آنے کے بعد تجزیہ کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں

1- کلیم الدین 818	11- عطاء الرحمان 646
2- نوید احمد 768	12- شاہد عرفان 623
3- محمد احسن منگلا 764	13- عبیداللہ 623
4- شفیق احمد 757	14- اقبال احمد طاہر 604
5- محمود احمد 734	15- قمر زماں 590
6- ہدایت اللہ 73[illegible]	16- فاروق اعجاز 586
7- بدر منیر 7[illegible]8	17- آصف نعیم 527
8- مزمل حسین 7[illegible]4	18- منیر احمد خرم 526
9- وقاص احمد 710	19- بلال حسین 512
10- حسیب احمد 696	20- عطاء القدیر

کیمسٹری کا پرچہ نہیں دیا-

21- محمد طفیل کیمسٹری کا پرچہ نہیں دیا 22- عمران احمد بیالوجی کا رزلٹ کینسل ہوا

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ)

عشرہ وصولی وقف جدید

○ 24- نومبر تا 3- دسمبر 1995ء

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے- وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مورخہ 24- نومبر تا 3 دسمبر 1995ء عشرہ وصولی منایا جارہا ہے- زعماء کرام' زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع مجلس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ

جملہ انصار کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ چیک فرمالیں-

تسلی فرمالیں کہ سب انصار اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں

کوشش فرمائیں کہ سب انصار کا چندہ وقف جدید ان کی مالی وسعت کے مطابق ہو-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوران سال جن انصار کے مالی حالات بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک کی جائے- بلکہ ہر ناصر سے یہ توقع کریں کہ وہ اپنے وعدے سے زائد چندہ وقف جدید پیش کریں-

کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے-

وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور مسلسل دعائیں کرتے رہیں-

عشرہ منانے کے بعد زعماء کرام اپنی مساعی کی رپورٹ ' ارسال کردہ فارم پر کر کے 10 دسمبر 1995ء تک مرکز میں پہنچادیں-

اللہ تعالیٰ سب انصار کو مقبول خدمت دین و مالی قربانی کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے-

(آمین)

(قائد وقف جدید مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

گمشدگی

○ اگر ربوہ میں آپ کو کوئی گمشدہ چیز ملی ہے- یا آپ کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے تو مکرم صدر عمومی صاحب کے دفتر سے رابطہ کریں-

(ادارہ)

ہماری تاریخ

مس ایس- میری پرٹ جن کی بعد میں مولانا ایم-اے- ساقی- سے شادی ہوئی- نائیجیریا میں قیام کے دوران کچھ عرصہ اخبار ٹروتھ کے لئے صفحہ خواتین ترتیب دیتی رہیں- پھر احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ ربوہ تشریف لے آئیں- یہاں احمدیہ گرلز کالج کی ایک تقریب سالانہ عشائیہ جس کا اہتمام طالبات نے کیا تھا اس میں آپ نے شرکت کی اور اخبار ٹروتھ کو ایک مختصر سا خط لکھا جس میں انہوں نے کہا کہ اگلے روز میں نے احمدیہ گرلز کالج کے سالانہ ڈنر میں شرکت کی- میری شدید خواہش ہے کہ کچھ نائیجیریا کی خواتین بھی اس میں شمولیت اختیار کر سکتیں- ان کے لئے یہ بات خاصی تعلیم و تربیت کا باعث ہوتی- آپ کی نمائندہ (مس میری پرٹ) نے اس تقریب میں اس طرح محسوس کیا کہ گویا وہ تعلیمی فیری لینڈ میں پہنچ گئی ہیں- کالج کی لیکچراریں اور طالبات بہت اچھی لگ رہی تھیں- سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ دیگر امور کے علاوہ دانش ور ہیں- (حقیقت یہ ہے کہ جماعت میں بہت سی گریجوایٹ دانش ور خواتین ہیں)- اور دانش ور ہونے کے علاوہ انہوں نے اپنا نسوانی حسن بھی قائم رکھا ہوا تھا- مجھے یقین ہے کہ آپ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ افریقہ میں ہم لوگ بلاوجہ اور اندھا دھند مغربی ثقافت کی پیروی کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو ہم حاصل کرنے کے درپے ہوتے ہیں- ذاتی طور پر میں یہ چاہوں گی کہ یہاں کی خواتین کے نقش قدم پر چلا جائے- آپ کا کیا خیال ہے؟

بقیہ صفحہ ۱

کے بعد خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں- اس لئے ان کو وہ جو خرچ ہے وہ خدا کے نزدیک قبولیت پا جاتا ہے اور ان لوگوں کا خرچ کبھی ختم نہیں ہو سکتا- مالی قربانی اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتی ہے- لیکن وہ لوگ جو بنیادی دینی فرائض سے غافل رہتے ہوئے مالی قربانی کرتے ہیں ان کو بھی رد تو نہیں کیا جا سکتا- کیونکہ بسا اوقات ایک ٹانگ والے انسان بھی ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کو رد کیا جاتا ہے جو مالی قربانی نہیں کرسکتے' پیچھے رہتے ہیں لیکن عبادتوں میں ٹھیک ہیں جماعت کا سبھی حصہ ہیں- مگر امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو صف اول کے لوگ ہیں وہ دونوں ٹانگوں سے درست ہوتے ہیں اور ان کی رفتار باقیوں کے مقابل پر بہت تیز ہوتی ہے-

(از خطبہ 18- اگست 1995ء)

لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0438-520411
رہائش 0438-2195
• ہمدردانہ مشورہ
• بہترین تشخیص
• مناسب علاج
ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ ختم نہیں ہوا۔ اس کی مخالفت کرنے والے ملک کا مستقبل دفن کرنا چاہتے ہیں۔ یہ منصوبہ کشمیر اور ایٹم بم جتنا ہی اہم ہے۔ خوراک درآمد کرنا پڑی تو انسان انسان کا گوشت کھانے لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی حکومت بھوکے کو نہیں روک سکتی۔ ممکن ہے چاروں صوبوں کے لوگ وسیع تر محاذ بنا لیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے بردباری سے میرے اختلافات دور کئے۔ سابق چیئرمین واپڈا کو کسی بہتر جگہ تبدیل کرنے کی درخواست بھی مان لی۔

○ کراچی میں انسداد دہشت گردی کی عدالت نے شیعوں کی دو امام بارگاہوں پر حملہ کرکے 35- افراد کو ہلاک کرنے کے جرم میں کراچی کی سپاہ صحابہ کے صدر سمیت سپاہ صحابہ کے 11- ارکان کو موت کی سزا سنادی ہے۔ ان افراد نے سات ماہ قبل کراچی میں یہ وارداتیں کی تھیں۔

○ کراچی میں پولیس مقابلوں میں نوید گنجے سمیت 5 دہشت گرد مارے گئے۔ فائرنگ سے ایک بچی ہلاک ہوگئی۔ سپر ہائی وے سے نوجوان کی لاش برآمد ہوئی۔ کورنگی میں دہشت گردی کی نیت سے آئے ہوئے دہشت گردوں کا پولیس سے مقابلہ ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں تین افراد ہلاک ہوگئے باقی فرار ہوگئے۔ مفروروں کی تلاش کے دوران اہلکاروں پر شدید فائرنگ کی گئی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم حکومت کے خلاف تحریک میں مرکزی کردار ادا کریں گے۔

○ مال روڈ لاہور پر مہنگائی اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرنے والی سینکڑوں خواتین پر پولیس نے وحشیانہ لاٹھی چارج کیا جس سے خاتون ایم این اے تہمینہ دولتانہ کے سر پر سخت چوٹ آئی۔ عورتوں کو سڑکوں پر گھسیٹا گیا۔ ان کے دوپٹے نوچ لئے گئے۔ مسلم لیگی خواتین نے شہباز شریف کی گرفتاری اور نواز شریف پر قاتلانہ حملے کے خلاف جلوس نکالا۔ مال روڈ پر دھرنا مار کر سینہ کوبی کی اور فیصل چوک میں پیپلز پارٹی کا سائن بورڈ دیکھ کر مشتعل ہوگئیں۔ حملوں سے خواتین سڑک پر گر پڑیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نام نہاد دینی مدارس طلبہ کو مسلح تربیت دے رہے ہیں۔ انہوں نے علماء کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں دینی مدارس کا بے حد احترام کرتی ہوں لیکن دہشت گردی اور غنڈہ گردی کی کسی صورت اجازت نہیں دی جائے گی۔ علماء نے بادشاہی مسجد کے امام مولانا عبد القادر آزاد کی قیادت میں لاہور میں ان سے ملاقات کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عدلیہ اور پارلیمنٹ کا بریک ڈاؤن ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں رابطہ عوام مہم کے ذریعے لوگوں کو جگانے نکلا تھا مگر وہ تو پہلے ہی سے جاگ رہے ہیں۔ اور ہمیں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

○ کنجاہ میں نواز شریف کے جلسہ میں شرکت کرکے منڈی بہاؤالدین سے آنے والے قافلے پر پولیس نے حملہ کرکے لاٹھی چارج کیا اور ہاتھا پائی کی۔ منگووال پولیس نے روک کر تلاشی لینا شروع کر دی۔ انکار پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیئے۔

○ وفاقی کابینہ نے اعلان کیا ہے کہ اب روپے کی قیمت میں مزید کمی نہیں ہوگی۔ نہ ہی فارن ایکسچینج کرنسی اکاؤنٹ منجمد کئے جائیں گے۔ وفاقی کابینہ نے اعلان کیا کہ یہ افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں اور اسی پراپیگنڈے کا حصہ ہے جس کے تحت چند ماہ پہلے بڑے منظم طریق پر افواہ پھیلائی گئی کہ پنشنوں کی کمیوٹیشن کا طریق ختم کیا جارہا ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد تھی۔ وفاقی کابینہ نے معاشی صورت حال اطمینان بخش قرار دیتے ہوئے کہا کہ کوئی چیک ڈس آنر نہیں ہوا۔

○ لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کے سامنے مسلم لیگی کارکنوں نے مظاہرہ کیا وہ شہباز شریف اور شیخ رشید کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے 1997ء میں پاکستان میں شارجہ طرز کا ٹیسٹ کرکٹ ٹورنامنٹ ہوگا۔

○ ہائی کورٹ نے شہباز شریف کی ضمانت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ اسلامی اصولوں پر عمل کرنا ہر شخص اور ہر عدالت کا فرض ہے۔ آئین' اسلامی اصولوں اور بنیادی حقوق کے تحت عدالتوں کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں۔ عدالتیں قانون سازی نہیں کر سکتیں لیکن فیصلے قانون ہوتے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم مہاجروں کی نسل کشی پر خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ ملکی مفاد کی خاطر اب تک حکومت کے ہر ظلم کا صبر و تحمل سے سامنا کیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء نے اپوزیشن کی لیڈر مسز حسینہ واجد سے ٹیلی فون پر گفتگو کی ہے۔ 15- منٹ تک جاری رہنے والی اس گفتگو میں سیاسی بحران پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے کاروں کی فلیٹ کی تعداد 60 ہے۔ نواز شریف کے دور میں وزیر اعلیٰ کے پاس 66 کاریں تھیں۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکہ کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد
فون دوکان: 837، گھر: 212175

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی مختلف اور پرچون ریٹ پر 35- دار الفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE, MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 303235

مجلہ خدام الاحمدیہ ضلع گجرات

تاریخ احمدیت ضلع گجرات کے متعلق ایک یادگاری مجلہ شائع کرنے کا پروگرام ہے جس میں رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور خدمت سلسلہ کرنیوالے احباب کے ایمان افروز واقعات شامل ہوں گے۔ ایسے بزرگان سے متعلق معلومات مع تاریخی اور مصدقہ حوالہ جات تصاویر درکار ہیں۔ احباب جو تصاویر وغیرہ مہیا کریں گے ایسی اشیاء استفادہ کے بعد واپس کردی جائیں گی۔ 15 جنوری 1996ء تک احباب درج ذیل پتہ پر تصاویر اور معلومات بھجوادیں۔
ملتمس: چوہدری عبدالقادر غیور
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات مقیم کھاریاں۔
ڈاک کا پتہ: چوہدری عبدالقادر غیور ولد چوہدری عبدالحق نمبردار کھاریاں۔ ضلع گجرات

• ٹاپ کوالٹی شلوار قمیض (مردانہ / بچگانہ / لیڈیز) معیار کی مکمل گارنٹی کے ساتھ
• ریڈی میڈ ملبوسات
• سکول یونیفارم
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار ربوہ
فون دوکان: 212039، گھر: 211810

لاعلاج بیماری بھی ممکن ہے ... کے اصولوں کی پابندی کی ... ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ
فون 04524-212434

برائے فروخت
1- 12 ایکڑ سے زائد زمین سرگودہا روڈ پر احمد نگر اڈہ کے عین ساتھ۔ 2- کالج روڈ پر محلہ دار البرکات میں نہایت باموقع کوٹھی (کمرشل و رہائشی)
3- دار الصدر غربی میں خوبصورت کوٹھی رقبہ 4 کنال
4- دار الیمن میں سرگودہا روڈ پر کمرشل و رہائشی پلاٹ 1، 1 کنال ½ 1 کنال 5- دار الرحمت غربی میں غلہ منڈی میں 7 مرلہ کا خوبصورت مکان معہ دکانیں
رابطہ: چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379